بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غسل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فِرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام : مسلم	.. فِرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالےٰ سے تعلّق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وَجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہِ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے سَاتھ تعاون فرمائیں
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں

جماعت المسلمین

مرکز : مسجد المسلمین، سروے نمبر: ۵۳۸، تا کلاس ۵۵، دیہ مہران، کھوکھراپار ۱/۲ ۲، ملیر ٹاؤن، کراچی

دفتر : B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غسل کرنے کا طریقہ

جب غسل کرے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے[1]

پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہوں اور نجاست کو دھوئے۔[2] پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر دو تین مرتبہ خوب رگڑے اور پھر اُسے دھو ڈالے[3]

پھر اُسی طرح وضوء کرے جس طرح صلوٰۃ کے لئے وضوء کیا جاتا ہے[4] یعنی تین مرتبہ کُلّی کرے، تین مرتبہ ناک میں

---

[1] فبدأ فغسل کفیہ ثلاثًا (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رض)

[2] ثم افرغ علی شمالہ فغسل مذاکیرہ وفی روایۃ غسل فرجہ وما اصابہ من الاذی (صحیح بخاری عن میمونۃ رض)

[3] ثم ضرب یدہٗ بالارض او الحائط مرتین او ثلاثًا وفی روایۃ فضرب بیدہ الارض فمسحہا ثم غسلہا (صحیح بخاری عن میمونۃ رض) ثم ضرب بشمالہ الارض فدلکہا دلکًا شدیدًا (صحیح مسلم عن میمونۃ رض)

[4] ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہٗ ذراعیہ وفی روایۃ توضأ وضوءہ للصلوٰۃ غیر رجلیہ (صحیح بخاری عن میمونۃ رض) ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ (صحیح بخاری عن عائشۃ رض)

پانی ڈالے، تین دفعہ چہرہ دھوئے اور تین دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔[1]

پھر اُنگلیاں پانی سے تر کرے اور سر کے بالوں کی جڑوں میں اُنگلیوں سے خلال کرے، یہاں تک کہ سر کی جِلد تر ہو جانے کا یقین ہو جائے، پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے۔[2]

پھر باقی تمام بدن پر پانی بہائے۔ پہلے سیدھی طرف پھر اُلٹی طرف[3] پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔[4]

غسل کِن کِن حالات میں کرنا چاہیئے

جب مرد و عورت کی شرمگاہیں مِل جائیں تو غسل فرض

---

[1] ثم یتمضمض ثلاثاً ویستنشق ثلاثاً ویغسل وجھہ ثلاثاً ویدیہ ثلاثاً۔ رواہ النسائی عن عائشۃ الصدیقۃؓ واسنادہ صحیح (فتح الباری جزء ۱ صـ۳۷۵)

[2] ثم یدخل اصابعہ فی الماء یخلل بھا اصول شعرہ وفی روایۃ حتی اذا ظن انہ قد اروی بشرتہ افاض علیہ الماء ثلاث مرات (صحیح بخاری عن عائشۃؓ)

[3] ثم غسل سائر جسدہ (صحیح بخاری عن عائشۃؓ) ثم یفیض علی سائر جسدہ (صحیح بخاری عن جابرؓ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن فی تنعلہ وترجلہ وطھورہ (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقۃؓ)

[4] ثم تحول من مکانہ فغسل قدمیہ (صحیح بخاری عن میمونۃؓ)

ہوجاتا ہے[1]۔ احتلام ہو تو بھی غسل فرض ہوجاتا ہے[2]۔ جمعہ کے دن غسل کرنا ضروری ہے[3]۔ جو شخص میّت کو نہلائے اُسے غسل کرنا چاہیئے[4]۔ اِحرام باندھتے وقت غسل کرنا چاہیئے[5]۔ اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا چاہیئے[6]۔ عورت کو اذیت ماہانہ اور نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے[عہ]۔

غسل کے متفرق مسائل

حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے[7]۔

پانی میں فضول خرچی نہ کرے[8]۔

---

[1] اذا ... مس الختان الختان فقد وجب الغسل (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رض) [2] هل على المرأة من غسل اذا هى احتلمت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم اذا رأت الماء (صحیح بخاری)
[3] غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعید رض) حق لله على كل مسلم ان يغتسل فى كل سبعة ايام يغسل رأسه وجسده (صحیح مسلم وروى البخارى نحوه)۔ [4] من غسل ميتا فليغتسل (رواه الترمذى عن ابى هريرة وصححه ابن حبان وابن حزم۔ نیل ۱/۲۰۷ وصححه الالبانى فى التعليقات وروى الحاكم نحوه عن عائشة ۱/۱۶۳ وصححه الحاكم والذهبى) ورواه احمد عن مغيرة وروى ابو سعيد عند الضياء: الغسل من الغسل والوضوء من الحمل (سندهما صحيح۔ صحيح الجامع الصغير ۲/۱۰۹۳ و ۲/۴۶۹) [5] قال ابن عمر من السنة ان يغتسل الرجل اذا اراد ان يحرم (رواه الحاكم وسنده صحيح۔ المستدرك ۱/۴۴۷)
[6] عن قيس انه اسلم فامره النبى صلى الله عليه وسلم ان يغتسل (صحيح ابن خزيمة ۱/۱۲۶۔ سنده صحيح)۔
[عہ] سالت عن غسلها فى المحيض فامرها كيف تغتسل (صحيح بخارى) [7] لا يغتسل احدكم فى الماء الدائم وهو جنب (صحيح مسلم عن ابى هريرة رض) [8] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون فى هذه الامة قوم يعتدون فى الطهور والدعاء (رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة وسنده صحيح۔ التعليقات ۱/۱۳۱)

غسل کے لئے تقریباً سوا صاع یعنی چار کلوگرام پانی کافی ہے[1]۔ برہنہ ہوکر پانی میں داخل نہ ہو[2]۔ نہاتے وقت پردہ کرلے[3]۔ اسلام قبول کرنے کے بعد پانی اور بیری (کے پتّوں) سے نہلائے[4]۔ اگر عورت کے بال مضبوطی سے گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھولنے کی ضرورت نہیں[5]۔

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد (صحیح بخاری) [2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل الماء الا بمئزر (ابن خزیمۃ ۱/۱۲۴ وصححہ الحاکم والذھبی۔ المستدرک ۱/۱۶۲) [3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل احدکم فلیستتر (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۱۲۹)۔ [4] عن قیس انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماءٍ و سدر (ابن خزیمۃ واسنادہٗ صحیح (ابن خزیمۃ ۱/۱۲۶)۔ [5] قالت ام سلمۃ انی امرأۃ اشد ضفر رأسی فانقضہ لغسل الجنابۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا (صحیح مسلم)

کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے [1] مرد اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے [2] غسل کرنے کے بعد دوبارہ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں۔ غسل کا وضوء کافی ہے [3] اذیت ماہانہ کے غسل میں جب عورت شرمگاہ کو دھوئے تو اُسے چاہیئے کہ شرمگاہ کو پانی اور بیری کے پتوں سے خوب دھوئے [4] اذیت ماہانہ کے غسل کے بعد عورت کو چاہیئے کہ جس جس مقام پر خون لگا تھا اس مقام پر تین مرتبہ خوشبو کا پھویا لگائے [5]

---

[1] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المرأة (ابوداؤد والنسائی۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۱۴۷)

[2] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة (صحیح مسلم ۱/۱۴۵)

[3] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأخذ احداكن ماءها وسدرتها فتطهر وتحسن الطهور (صحیح مسلم ۱/۱۴۷)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذي فرصة ممسكة وتوضئ ثلاثا وفي رواية تتبعي بها اثر الدم (صحیح بخاری عن عائشة الصدیقة)

اگر کسی عورت کو استحاضہ کی بیماری ہو تو اذیّت ماہانہ کے مقررہ دن گذرنے کے بعد غسل کرے اور صلوٰۃ شروع کر دے۔[1] اگر عورت میں قوّت ہو تو ظہر میں تاخیر کرے، عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں کو جمع کر کے پڑھے۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر کرے، عشاء میں جلدی کرے اور غسل کر کے دونوں صلاتوں کو جمع کرے اور فجر کی صلوٰۃ کے لئے غسل کرے۔[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی وفی روایۃ فصلی (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب تجلس ایام اقرائھا ثم تغتسل وتؤخر الظہر وتعجل العصر وتغتسل وتصلی وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل وتصلیھما جمیعًا وتغتسل للفجر (رواہ النسائی فی باب ذکر اغتسال المستحاضۃ ۱/۲۵ وفی باب جمع المستحاضۃ بین الصلاتین ۱/۴۲ ورواتھما ثقات اثبات وسندھما صحیح) وقال لحمنۃ ان قویت علی ان تؤخری الظہر وتعجلی العصر فتغتسلین ثم تصلین الظہر والعصر جمیعًا ثم تؤخری المغرب وتعجلی العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی (رواہ ابوداؤد ورواہ احمد والترمذی وصححاہ۔ نیل ۱/۲۳۷)

اگر دن و رات میں تین دفعہ غسل کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہر صلوٰۃ کے لئے نیا وضوء کرے[1]

حالت جنابت میں اگر کسی سے فوری ملاقات کرنی ہو اور نہانے میں دیر لگنی ہو تو وضوء کر کے ملاقات کرے[2]

نوٹ:۔ نہاتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

---

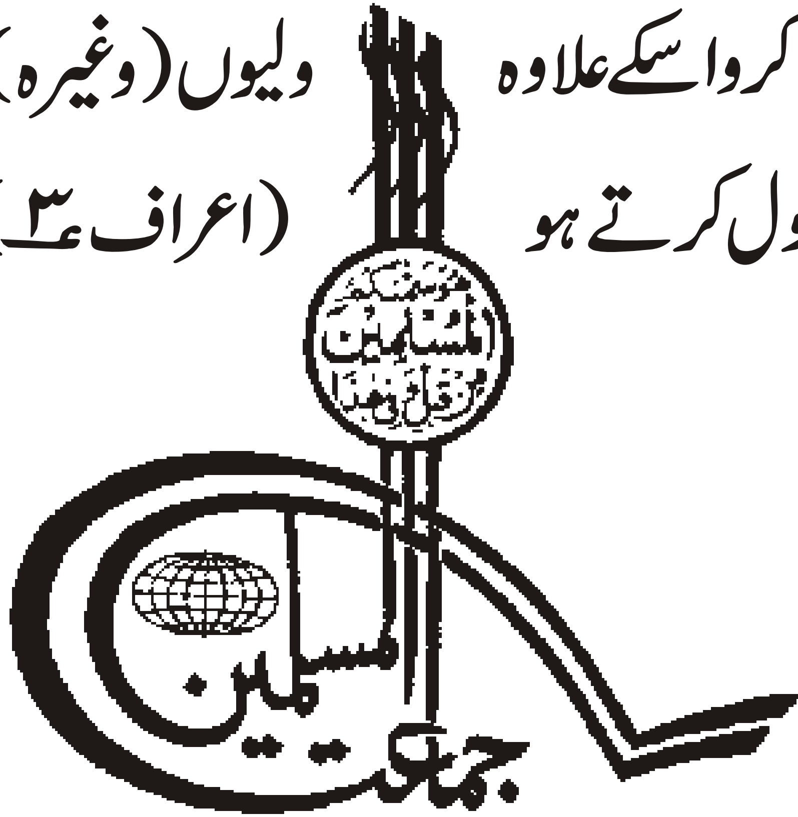
[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوٰۃ وصلی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۱۷۶)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی رجل من الانصار فجاء ورأسه یقطر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلنا اعجلناك قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلت او قحطت فعلیك الوضوء (صحیح بخاری کتاب الوضوء ۱/۵۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۳ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو اسکے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو (اعراف ع۳)



خاتم الانبیآء، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حق:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.......

جماعت المسلمین اور اُس کے اِمام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور اُس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔۔۔۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارت)

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر 538، تا کلاس 55 دیہہ مہران،
نزد کھوکھراپار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34513806 فیکس 021-3815563

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی ــــــــ فون 4815560-2

www.aljamaat.org